الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
القرآن

اولیائی تحت قبائی لا یعلمھم غیری
(الحدیث القدسی)

جلد دوم

تالیف

الامام المحقق علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترجمہ

پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	جامع کرامات اولالیاء (جلد دوم)
تالیف	الامام المحقق علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی
اشاعت	جنوری 2013ء (بار دوم)
ناشر	محمد حفیظ البرکات شاہ
	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	TF8 کامل سیٹ
قیمت	-/1500 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ، لاہور فون: 37221953 فیکس:۔ 042-37238010

9۔الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔فون: 37247350 فیکس: 042-37225085

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی فون: 021-32212011 فیکس: 021-32210212

خصوصی گزارش

کتاب "جامع کرامات اولیاء" مترجم اس سے پہلے مکتبہ حامدیہ، داتا گنج بخش روڈ، لاہور شائع کرتا رہا ہے۔اب اس کتاب کے مترجم جناب پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ صاحب نے ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور کو جملہ حقوق برائے اشاعت دائمی منتقل کر دیے ہیں۔اب کوئی ادارہ یا پبلشر اس کتاب کو چھاپنے کا مجاز نہیں ہے۔

العارض
محمد حفیظ البرکات شاہ

فہرست

بخار میں نے ان پر ڈال دیا ہے۔ الحاج ابراہیم بیان کرتے ہیں جب ہم واپس گھر آئے تو اس لڑکے کا باپ شیخ کا شکریہ ادا کرنے کے آیا کہ میرے بیٹے کا بخار دور ہو گیا اور صحت یاب ہو گیا دوبارہ بخار نہیں ہوا اور صحت و عافیت مکمل طور پر حاصل ہو گئی۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس نے بہت سے ہدیے پیش کیے۔ شیخ موصوف نے مجھے فرمایا اس شخص پر میرا اس وقت تک قرض تھا وہ تو اس نے ادا کر دیا ہے۔ اور اس کے ہدیے ہر سال مجھے ملتے رہیں گے جو یہ طرابلس بھیج دیا کرے گا۔

حیوان بھی ولی کا احترام کرتے ہیں

الحاج ابراہیم مذکور نے ہی مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کرامت سنائی۔ الحاج ابراہیم بیروت کے ان تاجروں میں سے ہے جو میرے نزدیک بہت صالح اور سچا انسان ہے ایسا تاجر بیروت میں مجھے کوئی دوسرا نظر نہیں آیا۔ بیان کرتے ہیں میں جناب شیخ کے ساتھ بیروت سے باہر ہوا خوری کے لیے نکلا۔ ہم نے ایک بندر بندھا ہوا دیکھا ہم وہاں اس کے پاس کھڑے ہو گئے تا کہ اس سے دل لگی کریں۔ شیخ نے اپنا عصا اس کی طرف بڑھایا اور اسے معمولی سا چبھویا۔ بندر نے عصا پکڑ لیا اور اسے چومنے لگا۔ اسے اپنے سر پر رکھ لیا یہ سب کچھ اس نے اپنی مرضی سے کیا۔ جب میں نے بندر کو ایسے کرتا دیکھا تو خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ بندر سدھایا گیا ہو۔ اس لیے اس نے سیکھ کر ایسے کیا ہو۔ لہٰذا میں اپنے اس خیال کو دور کرنے کے لیے خود تجربہ کرنا چاہتا تھا تا کہ حقیقت حال جان سکوں۔ چنانچہ میں نے شیخ صاحب کے ہاتھ سے عصا اپنے ہاتھ میں لیا اور بندر کے ساتھ اسی طرح کیا جس طرح شیخ نے کیا تھا۔ بندر نے عصا پکڑا لیکن اسے بوسہ نہ دیا اس نے عصا کو اپنے پیچھے پھیرا جس سے اس نے ہمارے ساتھ مذاق کیا ہم یہ دیکھ کر ہنس پڑے۔ شیخ موصوف نے دوبارہ عصا پکڑ کر اسے چبھویا۔ بندر نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور پہلے کی طرح چوم کر سر پر لیا۔ یہ آپ کی بہت عجیب کرامت ہے۔ ابراہیم الحاج مذکور نے مجھے یہ کرامت اسی دن کی رات کو بتائی جس دن یہ کرامت اس نے دیکھی۔ میں نے اس رات انہیں اپنے گھر دعوت پر بلایا تھا اور شام کا کھانا کھلانے کا وعدہ لیا تھا۔ اس کرامت کے ساتھ ساتھ الحاج ابراہیم مذکور نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کرامت بھی مجھے سنائی جو آگے ذکر کر رہا ہوں یہ کرامت اسی دن دوپہر کے وقت شیخ کے خادم محمد دبوسی کے ساتھ پیش آئی تھی۔

وہ کرامت یہ ہے کہ میں (ابراہیم مذکور) اس دن حمام میں شیخ کے ساتھ گیا ہمارے ساتھ آپ کا خادم محمد دبوسی طرابلسی بھی تھا۔ رشتہ میں یہ شیخ کی ایک بیوی کا بھائی لگتا تھا۔ حمام میں ہمارے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ بیان کرتا ہے کہ میں نے شیخ سے ایک عجیب خرق عادت کرامت دیکھی۔ وہ یہ کہ آپ کو اس خادم پر کسی وجہ سے غصہ آ گیا اور ارادہ کیا کہ اسے مناسب تادیب کی جائے شیخ نے اپنے تہبند کے نیچے ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں سے اپنا آلہ تناسل پکڑا وہ کافی لمبا ہو گیا حتیٰ کہ کندھوں تک اس کی لمبائی ہو گئی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ پھر اس کے ساتھ اس خادم کو آپ نے مارنا شروع کر دیا اور خادم تکلیف کی وجہ سے چلا رہا تھا۔ آپ نے اسے چند ضربیں لگائیں پھر چھوڑ دیا اور آلہ تناسل دوبارہ اپنی اصل حالت پر آ گیا۔ میں سمجھ گیا کہ خادم نے ضرور کوئی ایسی حرکت کی ہوگی جس کی وجہ سے آپ نے اس کی تادیب کے لیے ایسا کیا ہے۔ جب الحاج ابراہیم نے شیخ صاحب کی یہ کرامت بیان کی اس وقت شیخ بھی کھڑے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا اس کی بات نہ ماننا اور اس واقعہ کو سچا نہ

جاننا۔ ادھر دیکھو یہ کہتے ہوئے آپ نے زبردستی میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے آلہ تناسل کی جگہ پر رکھ دیا۔ مجھے وہاں کچھ بھی محسوس نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس قدر بھی محسوس نہ ہوا کہ جس سے مرد ہونے کا پتہ چلتا ہو بالکل کچھ بھی نہ تھا۔ اس قسم کی عجیب و غریب خلاف عادت اتنی باتیں آپ سے دیکھنے میں آئیں جن کا شمار مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور اپنی رضامندی نصیب کرے۔ آمین

عصا نیزہ بن گیا

ایک مرتبہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ میرے گھر بیروت میں تشریف فرما تھے آپ سے میری بیوی کے حقیقی بھائی امین بک سجعان نے اپنے کندھوں کے درمیان درد کی شکایت کی۔ شیخ نے چھوٹا سا عصا پکڑا اور اس کے کندھوں کے درمیان درد والی جگہ پر چبھونا شروع کر دیا۔ اس سے اسے بہت تکلیف ہوئی اور کہنے لگا یہ عصا ہے کہ نیزہ ہے جو مجھے شیخ چبھو رہے ہیں۔ پھر آپ نے وہاں بیٹھے کچھ اور لوگوں کو بھی چبھویا۔ ہر ایک یہی کہتا کہ یہ عصا نہیں بلکہ نیزہ چبھویا گیا ہے حتیٰ کہ میری باری آ گئی۔ میں نے آپ سے عرض کیا حضور! میں آپ کا معتقد ہوں۔ مجھے نیزے کی ضرورت نہیں فرمانے لگے یہ تو ہو کر رہے گا۔ اس کے چبھوئے بغیر گزارا نہیں۔ ہاں اتنی بات ہے کہ تیرے لیے ذرا تخفیف کر دیتا ہوں۔ آپ نے میرا پاؤں ہاتھ میں لیا اور اس کے نچلے حصہ میں عصا کو چبھویا۔ میں نے بھی محسوس کیا کہ پاؤں میں نیزہ چبھ رہا ہے مجھے اس میں کوئی شک نہ تھا۔ میں نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا آپ نے سچ فرمایا پھر آپ نے عصا مجھ سے اٹھا لیا۔

لاعلاج مرض کا عجیب علاج

شیخ رحمۃ اللہ علیہ جب بیروت میں تھے تو ان دنوں میرا حقیقی بھائی بیروت آیا جس کا نام الحاج مصطفیٰ تھا۔ اسے ایک لاعلاج مرض تھا وہ تقریباً تیرہ سال سے اس مرض میں مبتلا تھا۔ مرض معدہ میں تھا اور اس قدر تکلیف دہ کہ ابھی مرا کہ ابھی مرا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اس مرض سے شفا تو عطا فرما دی لیکن معدہ انتہائی کمزور ہو چکا تھا اور اسے اس کی وجہ سے سخت درد رہتا تھا۔ اور زندگی بے کاری ہو کر رہ گئی تھی۔ ایک اور بیماری اس کی گردن میں تھی جسے خنازیر کہتے ہیں اس نے اور بھی کمزور کر دیا تھا اور گردن کے بارے میں بہت تشویش تھی۔ میں اسے اپنے ساتھ شیخ صاحب کے پاس لے گیا جب کہ اس شدید تکلیف میں تھا۔ شیخ نے فرمایا ضروری ہے کہ پہلے اسے بیروت کے ماہر اطباء کے پاس لے جا کر دکھاؤ اگر وہ اس کے علاج سے عاجزی کا اظہار کریں تو میں دوا دے دوں گا۔ میں چند حکیموں کے پاس اسے لے گیا انہوں نے اس کا علاج تجویز کیا لیکن کسی چیز نے فائدہ نہ دیا پھر ہم شیخ کے پاس اسے علاج کے لیے آئے۔ آپ نے فرمایا میں جانتا تھا کہ کسی حکیم اور طبیب سے اس کا علاج سودمند نہ ہوگا۔ اس کے باوجود میں نے تمہیں ان کے پاس اس لیے بھیجا تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ مرض کتنا اہم ہے۔ ان شاء اللہ اس کی شفا میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر آپ نے میرے بھائی کو آواز دی اور فرمایا اپنے پیٹ پر سے کپڑا اٹھاؤ۔ اور پیٹ کو ننگا کرو اس نے کپڑا اٹھا دیا۔ شیخ نے ایک چھری اپنے ہاتھ میں پکڑی جو بالکل چھوٹی سی تھی اور وہ چھری چھونے سے تیر